www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آباد شاہ پوری

قسط نمبر ۲

نیا سامراج

سوشلزم۔ نظریہ اور تحریک

صنعتی انقلاب سے یورپ کا اقتصادی نظام جو زرعی بنیادوں پر قائم تھا، تلپٹ ہو گیا تھا۔ عقلیت پرستی اور لبرلزم کی تحریک نے یورپ کے عیسائی معاشرے کی مذہبی و اخلاقی بنیادوں کو متزلزل کر ڈالا۔ انقلاب فرانس نے اس کے سیاسی نظام کو ہلا کر رکھ دیا۔ نظام جاگیرداری پر استوار مطلق العنان بادشاہتیں ہر جگہ ڈولنے لگیں، صنعتی انقلاب اپنے جلو میں گوناگوں خرابیاں لے کر آیا۔ بے روزگاری، انسانی محنت کا استحصال، افلاس کی افزونی اور سرمایہ داری کا فروغ و عروج اس کے تلخ ترین ثمرات تھے۔ یورپ کو زندگی کے ایک نئے نظام کی ضرورت تھی۔ وہ نظام جو اس کی معاشرتی و سیاسی زندگی میں پیدا ہونے والے خلار کو پُر اور صنعتی انقلاب کے مفاسد کا قلع قمع کر سکتا۔ یہودی مفکرین[1] نے جس مقصد کے لئے یورپ کی اجتماعی بنیادوں میں بارود بچھایا تھا۔ اب اس کی تکمیل کا وقت آ گیا تھا۔ چنانچہ وہ اس خلار کو بھرنے اور یورپ کے عیسائی معاشرے کو اپنی گرفت میں لینے کے لئے آگے بڑھے۔ سوشلزم کا نظریہ انہی کے سازشی ذہن کی تخلیق تھا۔ یہ محض ایک اقتصادی نظام نہ تھا، بلکہ زندگی کا مکمل فلسفہ تھا۔ جس کی بنیاد خدا کے کلیتہً انکار، مذہب دشمنی، اخلاقی اقدار کی تباہی اور مادہ پرستی پر قائم تھی۔ متوسط طبقہ جو اس نظام کی اصطلاح میں "بورژوا" کہلاتا ہے، اس کا یہ جانی دشمن اور اس کے قلع قمع کو اپنی بقا و استحکام کے لئے ناگزیر سمجھتا تھا۔

---

[1] اس سلسلے میں ALEXANDER GRAY کی کتاب THE SOCIALIST TRADITION، پڑھنے کے قابل ہے۔ اس میں مصنف نے قدیم دور کے بعض یہودی مفکرین (مثلاً اسلامی دور کے ابن میمون) کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ ان کے افکار اور فلسفے میں اشتراکی فکر پائی جاتی ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دراصل متوسط طبقہ کسی قوم کی ریڑھ کی ہڈی بھی ہوتا ہے۔ اور دل و دماغ بھی یہی طبقہ اسے زندگی کے ہر میدان میں قیادت فراہم کرتا ہے۔ متوسط طبقہ جس قدر قوی اور باشعور افراد پر مشتمل ہوگا۔ قوم اتنی ہی طاقتور اور غیور و جسور ہوگی۔ یہودی اس طبقے کو فنا کے گھاٹ اس لئے اتار دینا چاہتے تھے کہ غیر یہودی قومیں ذہین و باشعور اور غیور و جسور قیادت سے محروم ہو جائیں۔ اسی ایک طریقے سے یہ قومیں ان کے عزائم کا نرم چارہ بن سکتی تھیں۔ اس نظام میں پرولتاریوں کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ اس کے نزدیک انسانی سوسائٹی کے ارتقا کی بنیاد یہی طبقہ تھا۔ یہودی ذہن کے تراشے ہوئے اس نظام میں پرولتاریوں کو اہمیت اس لئے دی گئی کہ انہوں خوش آئند اور پر فریب نعروں کے ذریعے بآسانی اپنے دامِ خدع و تزویر میں گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ پھر جس (یورپ کے عیسائی) معاشرے میں سوشلزم کا نظریہ ابتداءً پیش کیا گیا۔ اس میں پرولتاری طبقے کی بھاری اکثریت یہودیوں ہی پر مشتمل تھی۔ یورپ میں یہودیوں پر اعلیٰ و ادنیٰ سرکاری ملازمتوں اور تجارت کے دروازے صدیوں سے بند چلے آ رہے تھے اس لئے ان کی اکثریت یا تو دستکار اور کاریگر تھی، یا مزدور اور محنت پیشہ، صنعتی انقلاب آیا تو یہودی کاریگر اور دستکار کارخانوں اور فیکٹریوں میں نوکر ہو گئے، اس طرح پرولتاری طبقہ وجود میں آ گیا ؎

؎ یورپ میں یہودی پرولتاری طبقے کی قوت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ صہیونی تحریک کے بانی "ہرزل" (HERTZAL) نے قیصر جرمنی سے فلسطین کو یہودی بنانے کے لئے سودا بازی کرنی چاہی تاکہ وہ ترکی پر دباؤ ڈالے (کیونکہ سلطان عبد الحمید فلسطین کی سرزمین یہودیوں کے حوالے کر دینے کے عوض پچاس لاکھ پونڈ دینے کی پیش کش کو پائے استحقار سے ٹھکرا چکا تھا) اس نے قیصر سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اس مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تیار ہو جائے تو میں یورپ میں سوشلسٹ اور ریڈیکل پراپیگنڈے کو بند کرا دوں گا (جس کا سب سے زیادہ ذمہ دار خود وہی تھا) لیکن جب قیصر نے کوئی دلچسپی دکھانے میں تاخیر کی تو ہرزل نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا ——— اگر ہمارا کام نہ بنا تو ایک ہی جست میں سیکڑوں انقلابی تحریکوں کے ساتھ جا ملیں گے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بالفاظِ دیگر یورپ میں پرولتاری طبقے کی حکومت کا مطلب تھا، یہودیوں کی حکومت، چنانچہ سوشلسٹ تحریکوں میں بھی یہودی پرولتاری طبقہ پیش پیش رہا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار JEWS کے زیرِ عنوان، یہودی لکھ پتیوں اور (انقلابِ فرانس کے بعد) امریکہ و یورپ میں کارخانوں اور سرکاری محکموں پر قابض ہونے والے یہودی متمول طبقے کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"غالباً یہی نظام تھا جس نے یہودیوں پرولتاری طبقے کو جنم دیا، مسلمان ممالک، مشرقی یورپ کے علاقوں اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں یہودیوں کی بڑی تعداد اہلِ حرفہ اور کاریگروں کی تھی۔ سوشلزم کی تعلیمات کے ذریعے ان یورپی اور امریکی کاریگروں نے طبقاتی شعور سے بہرہ مند گروہ کی صورت اختیار کر لی، پرولتاری، دوستانہ جماعتوں اور یدش بولنے والی خصوصی ٹریڈ یونینوں کی شکل میں متحد ہو گئے تقریباً ان تمام ملکوں میں جہاں یہودی آباد ہوئے، یہودی افراد سوشلسٹ اور ٹریڈ یونین تحریکوں میں سرگرمِ عمل نظر آتے ہیں۔"[۸]

جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں سوشلزم کا نظریہ یہودیوں کے سازشی ذہن کی تخلیق[۹] تھا اسی طرح اس نظریے کی مختلف ارتقائی صورتوں میں بھی انہی کا ذہن کارفرما تھا[۱۰]۔ کارل مارکس (۱۸۱۸ء ۱۸۸۳ء) پہلا شخص تھا جس نے سوشلزم کو علمی (SCIENTIFIC) بنیادی فراہم کیں، اسے نظامِ زندگی کی صورت دی اور سوشلسٹ تحریک کا باضابطہ آغاز کیا۔ یہ شخص TIER کے ایک

---

۸ جلد ۱۳ ص ۶۱،

۹ چونکہ سوشلزم سازشی ذہن کی تخلیق تھا اور سازش اس کی گھٹی میں پڑی تھی، اس لئے سازشیں اور ریشہ دوانیاں ہی اس کا طریق کار رہے پائیں۔ آپ سوشلزم کی تاریخ کا جائزہ لیں، تو یہ کہیں بھی آپ کو سازشوں کے بغیر پھلتا پھولتا پروان چڑھتا اور اقتدار پر قبضہ کرتا دکھائی نہ دے گا۔

۱۰ دیکھئے الیگزنڈر گرے کی کتاب "دی سوشلسٹ ٹریڈیشن"۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یہودی کے حاخام (مذہبی رہنما) کا پوتا تھا، مارکس چھ برس کا تھا جب اس کے باپ نے (جو خود بھی حاخام تھا) بقول رسل ریاکاری سے عیسائیت قبول کرلی (اس کی ماں آخر دم تک یہودی ہی رہی) کارل مارکس کا دستِ راست فرڈی نینڈ لازیل (FERDINEND LASSALE) تھا۔ اس نے پہلی انٹرنیشنل[1] (FIRST INTERNATIONAL) میں بڑا اہم کردار ادا کیا تھا۔ لازیل نسلاً ہی نہیں مذہباً بھی یہودی تھا۔

سوشلزم نظریاتی اعتبار ہی سے نہیں عملاً بھی ایک یہودی تحریک تھی، روس یورپ اور امریکہ میں ہر جگہ سوشلسٹ تحریک کے صفِ اوّل کے رہنما یہودی تھے۔ روس میں سوشل انقلابیوں ——— (SOCIAL REVOLUTIONARIES) کا رہنما الیگزنڈر کرنسکی جو زار شاہی کا تختہ کے بعد جمہوری حکومت میں وزیراعظم بنا، پیدائشی اعتبار سے یہودی تھا۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی جو آگے چل کر کمیونسٹ پارٹی کہلائی، کا بانی پلیخانوف بھی یہودی تھا۔ موجودہ سوشلسٹ روس کا بانی لینن ایک یہودی النسل جرمن ڈاکٹر الیگزنڈر بلانک کا نواسا تھا[2]۔ مارٹوف ایک مدت تک لینن کے ساتھ کام

---

[1] کمیونسٹوں کی پہلی بین الاقوامی کانگریس۔

[2] مشہور امریکی مصنف لوئی فشر جو لینن کا قریبی ساتھی اور ایک مدت تک زبردست مداح رہ چکا ہے۔ اور خود بھی یہودی ہے۔ اپنی کتاب LIFE OF LENIN (۱۹۶۵) میں لکھتا ہے کہ لینن یہودی الاصل تھا عام یہودی بھی لینن کو یہودی ہی سمجھتے تھے۔ روس میں لینن کی قیادت میں بالشویک انقلاب برپا ہوا، تو ہنگری کا ایک یہودی شاعر لازلو لاکاتوس کیلنر (LASZLO LAKATOSKELLNER) فرطِ مسرت سے دیوانہ ہو گیا۔ اس نے ایک نظم کہی جس میں اس نے لکھا: نیا یسوع آگیا ہے۔ لینن، لینن (LOUIS MARSCHALKO، THE WORLD CONQUERORS R.S.) ان دنوں وکٹر مارسڈن (VICTOR MARSDEN) نامی ایک انگریز صحافی جنگ کی خبریں فراہم کرنے کے لئے روس میں مقیم تھا، اس نے مارننگ پوسٹ کے نام اپنے ڈسپیچ میں لکھا: لینن ایک کالمک (CALMYC) یہودی ہے، اس کی بیوی بھی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کرتا رہا اور جب لینن کی سازشوں سے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی میں پھوٹ پڑی تو منشویک (اقلیتی گروپ) کا سربراہ بنا۔ یہ شخص بھی یہودی تھا۔ ٹراٹسکی جس نے سرخ فوج منظم کی اور کرنسکی کی عبوری حکومت کا تختہ الٹا اور جسے لینن اپنا جانشین بنانا چاہتا تھا، یہودی تھا۔ روس کی سوشلسٹ سوویت یونین کا پہلا چیئرمین جیکب سوردلوف بھی یہودی تھا۔ لینن کے قریب ترین ساتھی زنوویف کامینیف اور کارل رڈک بھی یہودی تھے[13]

اِنقلابِ رُوس:۔

روس میں انقلابی افکار کیتھرائن (۱۷۶۲-۱۷۹۶ء) کے عہد میں نفوذ پانے لگے تھے، اسی کے زمانے میں انقلاب فرانس کا دھماکا ہوا جس نے یورپ کے سیاسی نظام کی بنیادیں ہلا ڈالیں۔ انیسویں

(بقیہ حاشیہ) یہودن ہے جس کے بچے یدش بولتے ہیں۔" (دی ورلڈ کنگرس ص ۵۲) واضح رہے کہ لینن کی قانونی بیوی کرپسکایا تھی یہ بھی یہودی عورت تھی، لیکن اس سے لینن کا کوئی بچہ نہ تھا۔ غالباً وکٹر مارسڈن کو غلط فہمی ہوئی۔ لینن کی ایک داشتہ بھی تھی۔ الزبتھ (افسا فیڈر رونا) اس کا نام تھا۔ یہ عورت بھی یہودن تھی۔ اس کے پانچ بچے تھے۔ چار اپنے شوہر سے اور ایک دیور سے (جس کے ساتھ اس کے ناجائز تعلقات تھے) یہ عورت (کرپسکا، کی موجودگی میں) لینن کے گھر میں بطور داشتہ انقلاب بالشویک کے بعد تک رہی جب یہ تپ دق میں مبتلا ہوئی تو لینن اس سے الگ ہوا اور اس کے ساتھ اس کے بچے بھی جو یہودی ماں باپ کی اولاد ہونے کی وجہ سے یدش بولتے تھے۔ غالباً انہی بچوں کو وکٹر مارسڈن نے لینن یا کرپسکایا کے بچے سمجھا۔ کمیونسٹ انقلاب کے بعد یہ عورت ماسکو کی سوویٹ اور مرکزی حکومت میں اہم مناصب پر فائز رہی، افسنا ۱۹۲۰ء میں مرگئی اور اسے لینن کے اس "قرب" کی بنا پر سرخ چوک (SQUARE) میں دفن ہونے کا اعزاز ملا۔ ہربرٹ فٹش (HERBERT FITSCH) سکاٹ لینڈ یارڈ کا آدمی تھا۔ وہ خدمت گار کے بھیس میں لینن کے حاشیہ نشینوں میں شامل ہوگیا تھا۔ اس نے اطلاع دی:

لینن ایک "مثالی یہودی" ہے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

صدی کی پہلی ربع صدی میں آزادیٔ افکار کی رَو اور تیز ہو گئی۔ روسی زاروں نے اس کے آگے

سکا سوشلسٹ تحریک یہودی ذہن کی پیداوار ہی نہ تھی، بلکہ اس تحریک کو سرمایہ بھی یہودیوں ہی نے فراہم کیا۔ ان میں امریکہ کے یہودی ساہوکار (بنکر) جیکب شِف اور کوہن لوئیب اجرمنی کی کمپنی آٹو کوہن فالین رائن لینڈ سنڈیکیٹ، سٹاک ہوم کا بنک دار بورگ، سینٹ پیٹرز برگ کا بنک گنزبورگ بہت نمایاں ہیں (مجلہ قدیم فرانس ۱۹۲۰ء عدد ۱۶۰ نیز دی ورلڈ کنگیرر ص ۵۳)۔ جیکب شِف کے بارے میں امریکی خفیہ پولیس نے رپورٹ دی کہ اس نے بالشویک انقلاب کو ۲۰ لاکھ ڈالر بطور امداد دیئے (دی ورلڈ کنگرر ۵۲) اسی طرح روسی سوشلسٹ تحریک کے لیڈر ہی یہودی نہ تھے بلکہ بین الاقوامی سوشلسٹ تحریک کے لیڈر بھی یہودی تھے۔ پولینڈ کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا پہلا نام جیوش ڈیموکریٹک پارٹی تھا، یہی صورت لیتھوین کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی تھی، جرمنی کا سوشلسٹ لیڈر ایڈورڈ برسٹیس، آسٹریلیا کا ایڈلرز اور امریکی لیبر فیڈریشن کا بانی سیموئیل گو پلرز بھی یہودی تھے۔ ارجنٹائن میں کمیونسٹ پارٹی کے بانی۔ سالومن ہیزل ہن اور جولیا فنز تھے۔ اور یہ دونوں میاں بیوی یہودی تھے۔ برازیل میں ۱۹۳۵ء میں انقلاب برپا کر کے ملک پر قبضہ کر لیا گیا، اگرچہ اس انقلاب کی عمر بہت مختصر تھی۔ اس انقلاب کے سارے لیڈر سوائے ایک کے سب یہودی تھے، فرانس میں مارکسزم کے علمبردار ہمیشہ یہودی رہے ہیں۔ بیلجم میں کمیونسٹ پارٹی کا بانی چارلس بالدا سرتھا۔ سویڈن کی کمیونسٹ پارٹی کا سب سے بڑا مالی معاون آئیور کرد گرایک یہودی ہے، ۱۹۲۰ء میں باکوہ مقام پر ۱۹ جولائی سے ۷ اگست تک کمنٹرن (COMMENTERN) بین الاقوامی کمیونسٹ پارٹیوں کی نمائندہ انجمن ـــــ کا اجلاس کارل راڈک کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں ہنگری سے بیلاکوھین، فرانس سے روزمر، امریکہ سے ریڈ، جرمنی سے سٹائن ہارڈ، ہالینڈ سے جانسن اور بلقان سے شنائیڈر شریک ہوئے اور یہ کارل راڈک سمیت سب یہودی تھے۔ سوشلسٹ تحریک میں یہودیوں کا کتنا زبردست ہاتھ ہے اس کے متعلق مفصل معلومات کیلئے LOUIS MARSC HALKO کی کتاب THE WORLD CONRUERORS کا مطالعہ نہایت مفید رہے گا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بند باندھنے کی کوشش کی۔ ماحول کے خلاف آواز بلند کرنے والے اہل قلم کو قید و بند اور جلاوطنی کی سزائیں دی گئیں۔ کتابیں ضبط کر لی گئیں، لیکن افکار اس قسم کی بندشوں سے کب رکنے پائے ہیں۔ نپولین سے جنگوں کے زمانے میں روسی افسروں کو فرانس دیکھنے کا موقع ملا۔ وہاں سے لوٹے تو انقلابی افکار کی اڑتی ہوئی رو سے متاثر ہو چکے تھے۔ نکولاس اوّل (۱۸۲۵-۱۸۵۵ء) کے عہد حکومت کے پہلے سال فوج میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ پہلی فوجی بغاوت تھی جس کے پیچھے کوئی واضح اور متعین مقصد ـــ بیگار کا خاتمہ اور جمہوریہ کا قیام ـــ کارفرما تھا۔ بغاوت تو کچل دی گئی اور فوجی افسروں اور سپاہیوں کی ایک بڑی تعداد کو عبرت ناک سزائیں دی گئیں لیکن روسی افواج کے اندر بے اطمینانی اور جوش وجذبہ کی چنگاری ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئی۔

انقلابی افکار سے پہلے پہل طبقۂ امراء سے تعلق رکھنے والے عیسائی نوجوان متاثر ہوتے تھے۔ خاصی مدت تک یہی لوگ فکر وعمل کے میدان میں پیش پیش رہے رفتہ رفتہ یہ رہنمائی یہودیوں اور یہودی نژاد عیسائیوں نے اپنے ہاتھ میں لے لی اور عیسائی مفکرین اور انقلابی لیڈر دوسری صف میں چلے گئے۔ الیگزنڈر دوم (۱۸۵۵-۱۸۸۱ء) نے ملک میں اصلاحات جاری کیں زرعی اراضی پر کام کرنے والے "کمیروں" (SERFS) کو ملکیتِ زمین کا حق دیا۔ یہ لوگ غلاموں کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کو آزاد کر دیا گیا۔ اسی طرح تعلیم، اقتصادیات، انتظامیہ اور عدالت کے شعبوں میں بھی اصلاحات کیں، روسی تاریخ کے نقطۂ نظر سے غالباً اہم ترین فیصلہ یہ تھا کہ یہودی دستکاروں کالج کے گریجوئیٹوں اور مالدار تاجروں کو خالص روس میں رہنے کی اجازت دے دی، اب تک یہ لوگ روس کے مقبوضہ علاقوں میں رہتے تھے، روسی پولینڈ میں ان کی بہت بڑی آبادی تھی،[۱] اس

---

[۱] روس میں یہودیوں کی آبادی دنیا میں سب سے زیادہ تھی، صہیونی تحریک کے بانی، اس کو چلانے اور مکروہ ہتھکنڈوں سے کامیابی سے ہمکنار کرتے اور اسرائیل کی ریاست وجود میں لانے والے روس کے مقبوضہ یورپی علاقے کے یہودی تھے ان میں سے اکثر وہ تھے جنہوں نے بالشویک انقلاب لانے میں حصہ لیا تھا۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آبادی کو ایک خاص علاقے میں یکجا کر دیا گیا تھا۔ جو تاریخ میں PALE OF SETTLEMENT کہلاتا ہے یہاں کے یہودی مغربی اور وسطی یورپ میں یہودیوں کی قیادت میں اٹھنے والی فکری تحریکوں سے متاثر تھے۔ یہ لوگ جب اس اجازت کے تحت روس کے پایہ تخت اور دوسرے بڑے بڑے صنعتی شہروں میں پہنچے تو ان افکار کو اپنے ساتھ لے کر گئے اور ہر جگہ سیاسی و فکری قیادت پر قبضہ کر لیا کارخانوں، فیکٹریوں اور یونیورسٹیوں میں خفیہ حلقے اور سیل قائم ہو گئے۔ خفیہ جماعتوں نے مار دھاڑ قتل و غارت اور دہشت پسندی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ الیگزنڈر دوم انہی یہودی دہشت پسندوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ الیگزنڈر سوم (۱۸۸۱ء-۱۸۹۴ء) کے عہد میں باقاعدہ جماعتیں وجود میں آئیں جن میں نمایاں اور مؤثر جماعتیں حسب ذیل تھیں۔

۱:۔ سوشل انقلابی (SOCIAL REVOLUTIONARY)

۲:۔ دستوری جمہوریت پسند (CONSTITUTIONAL DEMOCRATS) جو بالعموم کیڈٹ (CATETS) کہلاتی ہے۔

۳:۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SOCIAL DEMOCRATIC PARTY)

اول الذکر دونوں جماعتیں بھی ترقی پسند تھیں، سوشل انقلابی تو سوشلسٹ نظریات کی علمبردار تھی؛ تاہم دونوں پرامن پروپیگنڈے اور قانونی ذرائع سے کام لینے کی قائل تھیں، مؤخر الذکر مارکسٹ تھی۔ پہلے پہل یہ جماعت روس سے باہر ۱۸۸۳ء میں ایک گروپ کی صورت میں قائم ہوئی۔ پلیخانوف اس گروپ کا لیڈر تھا۔ ۱۸۹۸ء میں اس نے روس کے اندر باضابطہ طور پر پارٹی کی بنیاد رکھی۔ سیاسی پارٹیوں کے قیام سے روس میں سیاسی تبدیلیوں کی تحریک اور تیز ہو گئی۔ الیگزنڈر سوم نے باپ کے قتل کے بعد زمام حکومت سنبھالتے ہی سیاسی اصلاحات اور دستوری زندگی کو ختم کر دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاوا اندر ہی اندر پکنے لگا۔ یہ جوالا مکھی ۱۹۰۵ء میں پہلی مرتبہ پھٹا۔ اگرچہ نکولس سوم (۱۸۹۴ء-۱۹۱۷ء) نے فوج اور پولیس کی مدد سے اس جوالا مکھی کو پھیلنے اور بے قابو ہونے سے روک لیا، مگر اس سے ملک کی حقیقی صورتِ حال کھل کر سامنے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آ گئی بے چینی اور اضطراب نیچے سے اوپر تک پھیل چکی تھا ۔ فوج پر اب زیادہ مدت تک اعتماد و انحصار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس بغاوت میں بری اور بحری افواج کے بعض دستوں نے بھی حصہ لیا تھا ۔ انقلابی قوتوں کی اس کوشش ناکام نے انقلاب کی رفتار تیز تر کر دی ؛ چنانچہ بارہ سال کے بعد روسی قیصریت کا عظیم الشان قصر جو بظاہر بڑا ہی مستحکم دکھائی دیتا تھا ۔ مگر درحقیقت جبر و استبداد ، مطلق العنانی اور سازشوں اور بدعنوانیوں کی وجہ سے کھوکھلا ہو چکا تھا ، زمین بوس ہو کر رہ گیا ۔ انقلاب کے بعد پہلے شہزادہ لووف کی قیادت میں عبوری حکومت قائم ہوئی ۔ بعد ازاں لووف نے استعفیٰ دیدیا اور کرنسکی وزیر اعظم بنا ، مگر جلد ہی سائنٹیفک سوشلزم (کمیونزم) کے علمبرداروں (بالشویکوں) نے لینن کی رہنمائی میں ہڑتالوں اور ہنگاموں مظاہروں اور منظم بلووں کے ذریعے کرنسکی حکومت کو معطل کر کے رکھ دیا اور پھر اکتوبر ۱۹۱۷ء میں زمام اقتدار پر قبضہ کر لیا ۔

کوائف مدارس عربیہ مغربی پاکستان

ملک کے ہر سکول کالج بلکہ کارخانے اور فیکٹری کے بھی حالات مل جاتے ہیں ۔ لیکن دینی مراکز مدارس عربیہ کے بارہ میں کسی قسم کی معلومات کہیں سے نہیں ملتی ہیں اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مسلم اکادمی ، محمد نگر ۔۔۔ لاہور کی طرف سے ایک ضخیم کتاب مرتب کی جا رہی ہے اس میں مغربی پاکستان کے تمام دینی مدارس کے حالات جمع کئے جا رہے ہیں ، خواہ ان کا تعلق کسی بھی مکتب فکر سے ہو ۔ جملہ دار العلوم اور مکاتب و مدارس کے مہتمم حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مطلوبہ کوائف جلد مہیا فرمائیں

حافظ نذر احمد جنرل سیکرٹری مسلم اکادمی

محمد نگر
علامہ اقبال روڈ ۔ لاہور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ